Popular Front of India

+91 11 2 9949902
popularfrontmail@gmail.com
www.popularfrontindia.org
/PopularFrontofIndiaOfficial
@PFIOfficial
/PopularFront EMedia
/pfiofficial

# پریس ریلیز

نئی دہلی

۲۵ر دسمبر ۲۰۱۹

## سی اے اے کو فوری طور پر واپس لینے کا پاپولر فرنٹ کا مطالبہ؛

## بی جے پی حکومت والی ریاستوں میں جمہوری حقوق کو ظالمانہ طریقے سے کچلنے کی مذمت

## پاپولر فرنٹ کو نشانہ بنانے کے خلاف قانونی و جمہوری طریقے سے لڑائی لڑی جائے گی

پاپولر فرنٹ آف انڈیا کی قومی مجلس عاملہ کے اجلاس میں ایک قرارداد پاس کرتے ہوئے تفریقی و امتیازی قانون شہریت ترمیمی ایکٹ کو فوری طور پر واپس لینے اور بی جے پی حکومت والی ریاستوں میں سی اے اے کے خلاف جاری جمہوری احتجاجات کو کچلنے کی کوشش بند کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

سی اے اے قانون پاس ہونے کے بعد سے ملک بھر میں بڑے پیمانے پر ہو رہے عوامی احتجاجات یہ ثابت کرتے ہیں کہ عوام کی اکثریت نے بلاتفریق مرکزی حکومت کے ذریعہ پیش کردہ مذہب کی بنیاد پر شہریت کے خیال کو پوری طرح سے مسترد کیا ہے۔ اس قانون کے خلاف مختلف شہروں اور گاؤوں میں سڑکوں پر اترے لاکھوں لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ مذہبی بنیاد پر ملک کی ایک اور تقسیم کی کوشش کو ہرگز قبول نہیں کریں گے۔ حکومت سب کے سامنے ملک بھر میں این آر سی لانے کا خیال ترک کرنے اور حراستی مراکز کے وجود کا انکار کرنے پر مجبور ہوئی ہے، یہ حقیقت مودی اور امت شاہ کے غرور پر ایک زوردار طمانچہ اور عوام کی بڑی جیت ہے۔ یہ بھی انتہائی خوش آئند پہلو ہے کہ ۱۱ر ریاستوں کی حکومتوں نے این آر سی نافذ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

اجلاس میں بی جے پی حکومت والی ریاستوں میں پولیس کے ذریعہ جمہوری مظاہروں کو کچلنے کے غیر انسانی طریقے کی سخت مذمت کی گئی۔ مظاہروں میں عوام کی کثیر تعداد میں شرکت کے باوجود، ہر جگہ لوگ بالکل پُر امن طریقے سے احتجاج کر رہے تھے اور انہوں نے کہیں پر بھی تشدد کا راستہ نہیں اپنایا۔ پھر بھی بی جے پی حکومت والی ریاستوں کی پولیس نے ان کے ساتھ کسی فوجی تاناشاہی حکومت جیسا رویّہ اختیار کیا۔ اے ایم یو میں پولیس نے جس طرح سے تشدّد برتا، وہ جامعہ ملّیہ سے بھی زیادہ دلخراش تھا۔ لکھنؤ اور آس پاس کے علاقوں کا دورہ کرنے والی ایک فیکٹ فائنڈنگ ٹیم کی رپورٹ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ صرف اتر پردیش کے اندر شہروں اور گاؤوں میں بے قصوروں پر پولیس کے تشدّد کے نتیجے میں، تقریباً ۲۷ر افراد ہلاک ہو چکے ہیں اور ۸۰۰ر لوگ زخمی ہوئے ہیں۔ ریاست سے ملنے والے ویڈیو اور دوسرے شواہد یہ بتاتے ہیں کہ توڑ پھوڑ میں سب سے آگے پولیس ہی رہی ہے اور انہوں نے مظاہرین کے خلاف اندھادھند تشدّد کو اپنایا ہے۔ ایسی رپورٹیں بھی مل رہی ہیں کہ مختلف تنظیموں کے لیڈران اور حقوق انسانی کے کارکنان کو جھوٹے مقدمات میں پھنسا کر انہیں گرفتار

کیا گیا اور پولیس کی حراست میں شدید زدوکوب کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔

قومی مجلس عاملہ نے اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا کہ اتر پردیش کی بی جے پی حکومت پاپولر فرنٹ آف انڈیا کے خلاف کھلی سازش رچ رہی ہے۔ ریاستی ایڈہاک کمیٹی کے کنوینر وسیم احمد اور دو ممبران قاری اشفاق و محمد ندیم کو پہلے لکھنؤ سے گرفتار کیا گیا اور اب ان پر سنگین قسم کے مقدمات لگا کر انہیں میڈیا کے سامنے تشدد کے ماسٹر مائنڈ کے طور پیش کیا جارہا ہے۔ پولیس نے ان میں سے دو کا چہرہ ڈھک کر انہیں میڈیا کے سامنے پیش کیا، تاکہ اس پورے معاملے کے پیچھے دہشت گردانہ ماحول تیار کیا جا سکے۔ یہ گرفتاریاں ملک بھر میں جاری عوامی احتجاجات کو کسی انتہا پسندانہ عمل کی طرح پیش کرتے ہوئے انہیں دبانے اور بدنام کرنے کی ناپاک سازش کا حصہ ہیں۔ پورے ملک میں عوام امتیازی قانون سی اے اے اور ملک بھر میں این آر سی لانے کے منصوبے کے خلاف بڑے پیمانے پر بلا تفریق ایک دوسرے کے ساتھ مل کر سڑکوں پر اتر رہے ہیں۔ اور اب حکومت عوام کی توجہ بھٹکانے کے لئے بے قصوروں پر تشدّد کا الزام لگا رہی ہے۔ قومی مجلس عاملہ یہ واضح کرتی ہے کہ ایسی ہر کوشش کے خلاف جمہوری و قانونی طریقوں سے لڑائی لڑی جائے گی۔ اجلاس نے یوپی پولیس اور سنگھ پریوار کے تشدد کے شکار متاثرین کو مدد فراہم کرنے کا بھی فیصلہ کیا۔

ساتھ ہی اجلاس نے متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ پارلیمنٹ میں منظور کردہ قومی رجسٹر برائے آبادی کا فیصلہ ملک بھر میں این آر سی لانے کا چور دروازہ ہے۔ اجلاس نے ملک کے عوام اور ریاستی حکومتوں سے اپیل کی کہ وہ اس عمل کو مسترد کریں۔

نائب چیئرمین او ایم اے سلام نے اجلاس کی صدارت کی، جس میں جنرل سکریٹری ایم محمد علی جناح، سکریٹری عبدالواحد سیٹھ و انیس احمد، رکن قومی مجلس عاملہ ای ایم عبدالرحمٰن، پروفیسر پی کویا، ایڈوکیٹ اے محمد یوسف، اے ایس اسماعیل، کے ایم شریف، یا محی الدین وغیرہ شریک رہے۔

ایم محمد علی جناح

جنرل سکریٹری، پاپولر فرنٹ آف انڈیا

نئی دہلی